امامت اور عمامہ

تصنیف

مفتی محمد خان قادری

صفہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563

امامت
اور
عمامہ
تصنیف
مفتی محمد خان قادری
ناشر
صفہ اکیڈمی لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر 23

نام کتاب ـــــ امامت اور عمامہ

تصنیف ـــــ مفتی محمد خان قادری

تعداد ـــــ گیارہ سو

ناشر ـــــ صُفہ اکیڈمی

قیمت ـــــ روپے

عطیات بھیجنے کیلئے:

صُفہ اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر 6-1284- الائیڈ بینک برانچ صدر بازار لاہور کینٹ

ملنے کے پتے:

- صُفہ لائبریری، جامع مسجد مدنی (پکی مسجد) صدر لاہور کینٹ
- حجاز پبلی کیشنز، مرکز الاویس سستا ہوٹل دربار مارکیٹ، لاہور
- صُفہ اکیڈمی، مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون 64563

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

آج امت مسائل دین سے آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے تفرقہ اور افراط و تفریط کا شکار ہو رہی ہے کچھ ایسے مسائل پر بہت زور دیا جاتا ہے جن پر اسلام نے زور نہیں دیا بلکہ جن پر اسلام نے زور دیا ہے اس کی بات ہی نہیں کی جاتی۔ اس پر تو زور ہے کہ امام عمامہ پہنے مگر اس پر زور ہی نہیں کہ پڑوسی بھوکا سویا ہے یا سیر ہو کر حالانکہ آپ ﷺ کا جس قدر ارشاد گرامی پڑوسی کے بارے میں ہے اس قدر عمامے کے بارے میں نہیں فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو سیر ہو کر سویا لیکن اس کا پڑوسی بھوکا رہا۔ ہم دور کیوں جائیں کبھی ہم نے امام و خطیب کے حوالے سے سوچا کہ ان کی گزر اوقات کیسے ہو رہی ہے مسجد کے مینار کی تو فکر ہوتی ہے لیکن امام (جو واقعتہً مسجد کا مینار و زینت ہوتا ہے) کو کھڑا کرنے کی کوئی کوشش نہیں ہوتی۔ اسی طرح کچھ لوگ اس قدر لاپرواہ ہو گئے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا ان کا معمول بن گیا ہے حالانکہ حضور ﷺ سے ساری ظاہری حیات میں ایک دفعہ بھی ایسا کرنا ثابت نہیں۔ اصول یہ ہے کہ ہر شے کو اس کے مقام پر رکھا جائے تو کوئی پریشانی لاحق ہی نہ ہو ہم نے اس مقالہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں ان دو مسائل پر گفتگو کی ہے۔

۱۔ ننگے سر نماز پڑھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

۲۔ امام کے لئے عمامہ لازم نہیں فقط افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی ترجیحات کو دل و جان سے قبول کر لینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محمد خان قادری

مرکز تحقیقات اسلامیہ

۲۰۵۔ شادمان لاہور

آداب نماز میں سے یہ ہے کہ سر ڈھانپ کر نماز ادا کی جائے اس پر اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ بھی ننگے سر نماز ادا نہیں فرمائی یہی وجہ ہے بغیر کسی عذر کے ننگے سر نماز ادا کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔اس مسئلہ پر ایک اہل حدیث فاضل سید محبّ اللہ راشدی پیر آف جھنڈا رقمطراز ہیں اگر آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ معمول نہ ہوتا تو جس طرح سر پر عمامہ یا ٹوپی کا ثبوت مل رہا ہے اسی طرح ننگے سر چلتے پھرتے رہنے یا ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق بھی روایات ضرور مل جاتیں لیکن اس قسم کی ایک روایت بھی میرے علم میں نہیں آئی جب سر ڈھانپے رکھنا آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ معمول ہوا تو یہ عمل اللہ تعالی کو بھی پسند ہوگا لہذا استحباب یا ندبیت کا انکار مناسب معلوم نہیں ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تو یہ حال تھا کہ لباس وطعام میں جو چیز بھی نبی ﷺ کو پسند ہوتی تو وہی چیز وہ خود اپنے لئے بھی پسند کرتے تھے۔ (نماز میں سر ڈھانپے کا مسئلہ۔ ۸)

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی ﷺ کی مرغوب اشیاء کو پسند کرنا باعث اجر و ثواب نہ تھا؟ اگر تھا تو یہی واستحباب کی علامت ہے اس لئے سر ڈھانپ کر چلنے پھرنے یا نماز وغیرہ پڑھنے کو پسندیدہ قرار نہ دینا صحیح معلوم نہیں ہوتا اس طرح ہم نے بڑے بڑے علماء فضلاء کو دیکھا کہ وہ اکثر وبیشتر سر ڈھانپ کر چلتے پھرتے اور نماز پڑھتے ہیں یہ آج کل نئی نسل نے خصوصاً اہل حدیث جماعت کے افراد نے ننگے سر نماز پڑھنے کا جو معمول بنا رکھا ہے اسے چلتے ہوئے فیشن کا اتباع تو کہا جا سکتا ہے مسنون نہیں یا کسی چیز کے جائز ہونے کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہے کہ مندوبات و مستحبات کو بالکل ترک کر دیا جائے جواز کے اظہار کے لئے کبھی کبھار اتفاقاً بھی ننگے سر رہنے پر عمل کیا جا سکتا ہے لیکن آج کل کے معمول سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ کتب احادیث میں جو مندوبات و مستحبات' سنن ونوافل کے ابواب موجود ہیں۔ یہ سراسر فضول ہیں۔

(نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ ۱۱)

یہی بات فقہاء امت نے کہی ہے۔

لیکن سر ڈھانپا کس چیز سے جائے اس بارے میں اسلام نے کسی شے کا تعین نہیں کیا انسان کو جو کپڑا میسر آئے اس سے سر کو ڈھانپا جا سکتا ہے خواہ یہ پگڑی ہو یا ٹوپی یا رومال ہو اور وہ ٹوپی کپڑے کی بھی ہو سکتی ہے اور چمڑے کی بھی۔

امام ہی نہیں بلکہ کسی بھی مسلمان کو اسلام نے پگڑی کے استعمال کا پابندی نہیں کیا البتہ عمامہ پہن کر نماز ادا کرنا افضل ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة	دو رکعتیں عمامہ کے ساتھ ایسی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں جو بغیر عمامہ ادا کی جائیں۔
(کنزالعمال ۸.۱۹)	

چونکہ اس معاملے پر ہر مسجد میں گفتگو ہوتی ہے اور پوری بات نہ سمجھنے کی وجہ سے اختلاف وانتشار پیش آتا ہے اس لئے ہم اس مسئلہ پر تفصیلاً گفتگو کیئے دیتے ہیں تاکہ ہر کوئی اس مسئلہ کو احسن طریقے سے سمجھ لے۔

سنت کی دو اقسام

نبی کریم ﷺ کی سنت دو طرح کی ہیں۔ ا۔ سنت ھدی۔ ۲۔ سنت عادیہ

ا۔ سنت ھدیٰ سے مراد آپ کا یہ وہ عمل ہے جو آپ نے بطور عبادت اور انسانی ہدایت کے لئے کیا اور اس پر عمل کے لئے امت کو پابند فرمایا مثلاً اذان، جماعت، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت ایسی سنت کا تارک قابل ملامت و طعن ہوتا ہے احباب، والدین اور اساتذہ پر لازم ہے کہ وہ اس کے تارک پر گرفت کریں۔

۲۔ سنت عادیہ سے مراد آپ کا ہر وہ عمل ہے جو آپ نے بطور عبادت نہیں بلکہ بطور عادت اختیار فرمایا یعنی کسی طبعی یا معاشرتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عمل کو بروئے کار لایا گیا اور اس پر آپ نے امت کو پابند نہیں فرمایا ایسی سنت کا تارک قابل ملامت نہیں ہاں عامل مستحق اجر ہوگا مثلاً جو کھانا، عصا پکڑنا، عمامہ باندھنا اور تہبند کا استعمال۔ ان چیزوں پر آپ نے امت

کو پابند نہیں فرمایا کہ جو ہی کھاؤ اور عصا ضرور ہاتھ میں پکڑو بلکہ اختیار دیا کہ یہ معاشرتی ضروریات ہیں میں نے ان کو اپنی معاشرتی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے استعمال کیا ہے آپ اپنے اپنے معاشرے کے مطابق عمل کر لینا مثلاً کوئی معاشرہ تہبند استعمال کرتا ہے تو وہاں تہبند باندھنا اور اگر کوئی شلوار و پاجامہ استعمال کرتا ہے تو وہاں اس کو پہن لینا' اگر معاشرے میں گندم میسر ہے تو اسے کھالینا اور اگر جو یا کھجور ہے تو اسے اللہ کی نعمت سمجھ لینا۔ یہ ہمارے آقا علیہ السلام کی فراست تھی کہ آپ علیہ السلام نے ایسی چیزیں امت پر لازم ہی نہ کیں بلکہ اسے اجازت دے دی کہ اپنے اپنے حالات' اوقات' مقامات کو پیش نظر رکھیں۔

علماء اسلام کی تصریحات

اس پر علماء اسلام کی تصریحات ملاحظہ ہوں کہ سنت عادیہ پر عمل امت پر لازم نہیں اور نہ ہی باعث ملامت وطعن ہے۔

ا۔ فتاوی شامی میں ہے۔

السنة نوعان سنة الهدى وتركها يوجب اساءة وكراهة كالجماعة والاذان والاقامة ونحوها وسنة الزوائد وتركها لايوجب ذلك	سنت کی دو اقسام ہیں سنت ھدیٰ اس کا ترک ملامت اور کراہت کا موجب ہے۔ مثلاً اذان' جماعت' تکبیر۔ سنت زوائد' اس کا ترک ملامت و کراہت کا موجب نہیں ہوتا۔

۲۔ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ سنن زوائد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اما سنن الزوائد كسنن النبي صلى الله عليه وسلم في لباسه وقيامه وقعوده ومشيه ونومه وغيرها فان تركها لاباس به واتباعها حسن فالافضل الاقتداء برسول الله	سنت زوائد مثلاً حضور علیہ السلام کا لباس مبارک قیام' قعود' چلنا آرام فرمانا' ان کے ترک میں کوئی حرج نہیں ہاں ان کی اتباع حسن ہے بلکہ افضل ہے کہ آپ علیہ السلام کی ذات اقدس کی عزت و مقام کے پیش نظر

صلی اللہ علیہ وسلم فیھا وتارکھا لایلام فضلا عن ان یذم

(اصول سرخسی۔ا'ص۔۱۲۱)

بطور محبت انہیں بجا لایا جائے لیکن ان کے تارک پر ملامت مناسب نہیں چہ جائے کہ اس کی مذمت کی جائے۔

۲۔ شیخ محمد عبدالرحمٰن الحلادی رحمتہ اللہ علیہ سنت کی تقسیم اور اس کے احکام بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

السنة نوعان سنة هدى وهي التي واظلب عليها النبي صلى الله عليه وسلم تعبدامع الترك مرة او مرتين مثاله االحجماعة والاذان وحكمها ان تاركها يستوجب اللوم والعتاب وسنة الزوائد وهي التي لاتصدر منه عليه السلام على وجه العبادة بل على وجه العادة كلباسه وقيامة وقعوده وحكم ان اخذها حسن وتاركها لايستوجب اساء ة وكراهة ويثاب لوفعلها على نسبة اتباع النبي صلى الله عليه وسلم

(تسهيل الوصول ص ٢٤٦)

سنت کی دو اقسام ہیں ایک سنت ھدیٰ جسے آقا علیہ السلام نے بطور عبادت دوام بخشا ہاں کبھی اسے ترک بھی فرمایا مثلاً اذان' جماعت اس سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کا تارک ملامت و عتاب کا مستحق ہوتا ہے اور دوسری قسم سنت زوائد ہے جو آپ ﷺ سے بطور عبادت نہیں بلکہ بطور عادت صادر ہوئی مثلاً لباس قیام' قعود اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل بہتر ہے لیکن اس کا تارک ملامت و طعن کا مستحق نہیں بنتا اور اس کے ترک میں کراہت بھی نہیں ہاں جو شخص اپنے آقا ﷺ سے محبت کرتے ہوئے اسے اپنائے گا وہ مستحق اجر و ثواب ہوگا۔

سنت عادیہ پر عمل افضل ہے

سنت عادیہ پر عمل مستحسن ہے کیونکہ جو عمل رسالت مآب ﷺ نے کیا ہے خواہ بطور

عبادت ہو یا بطور عادت اس عمل میں خیر ہی خیر ہے بلکہ از راہ محبت کرنے سے امتی کے درجات میں بلندی اور حضور ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہونے والے انسان پر ملامت نہیں کی جا سکتی کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے خود امت کو ان سنتوں کا پابند نہیں فرمایا تو اب کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس میں سختی کرے

عمامہ لباس کا حصہ ہے

ہمارے ہاں ہر مسجد میں نماز کی امامت کے لئے عمامہ پر بہت زور دیا جاتا ہے بعض مقامات پر اس پر جھگڑا ہوتا ہے اور امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاتی حالانکہ عمامہ سنت عادیہ میں سے ہے اور لباس کا حصہ ہے جبکہ لباس کے بارے میں اوپر تمام علماء نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ سنن عادیہ میں سے ہے۔

باقی عمامہ سنت عادیہ میں سے ہے اس کی تصریح ہم برصغیر کے مشہور فقیہ مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں آپ نے اپنے فتاویٰ میں جابجا اس مسئلہ میں گفتگو کی ہے ہم ان میں سے دو مقامات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ امام کے سر پر دستار نہیں مگر مقتدی کے سر پر دستار ہے تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں' اگر خلل ہے تو کس درجہ کا؟

آپ نے ان الفاظ میں جواب ارشاد فرمایا۔

"اس کی نماز میں کوئی خلل نہیں عمامہ مستحبات نماز میں سے ہے اور ترک مستحب سے خلل تو درکنار کراہت بھی نہیں آتی" (فتاوی رضویہ جلد ۳۔ ۲۷۴)

۲۔ دوسرے مقام پر اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ نماز عمامہ کے ساتھ بے عمامہ سے افضل ہے کہ وہ اسباب تجمل ہے اور یہاں۔ تجمل محبوب اور مقام ادب کے مناسب مگر بایں ہمہ صرف ترک اولیٰ ہو تو اس سے کراہت لازم نہیں تاوقتیکہ اس کا ثبوت کسی خاص دلیل شرعی سے نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ ۳۔ ۲۸۸)

آپ نے تفصیل کے ساتھ ملاحظہ کیا کہ سنت ھدیٰ پر امت کے لئے پابندی

کرنا لازم ہے تارک پر سختی کرنی چاہئے اور سنت عادیہ کے تارک پر سختی مناسب نہیں مگر ہمارے ہاں معاملہ برعکس ہے ہم سنت عادیہ پر بہت زور دیتے ہیں مگر سنت ھدیٰ کی پرواہ نہیں کرتے آج کوئی سختی کرتا ہے کہ تو نے پڑوسی کے حقوق ادا نہیں کیئے؟ تو رشوت کیوں کھاتا ہے؟ تو جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ تو ملاوٹ کیوں کرتا ہے؟ تو ملک و قوم کو نقصان کیوں پہنچاتا ہے؟ کاش امت ان معاملات پر توجہ دے تو اس کے مسائل حل ہو جائیں۔

حضور ﷺ کا معمول مقدس

اور پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ بغیر عمامہ کے فقط ٹوپی پہن کر نماز ادا کرنے کی اجازت خود حضور ﷺ نے دی ہے اور خود آپ نے تنہا ٹوپی کا استعمال بھی فرمایا ہم یہاں صرف دو احادیث کے ذکر پر اکتفا کر رہے ہیں۔

۱۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ حضور ﷺ کے بارے یوں روایت کرتے ہیں

كان صلى الله عليه وسلم يامر بستر الراس بالعمامة اوالقلنسوة وينهى عن كشف الراس فى الصلاة	آپ ﷺ نماز میں پگڑی یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم دیتے اور نماز میں سر ننگا رکھنے سے منع فرماتے

(کشف الغمۃ ۸۵)

۲۔ امام ابن عساکر بیان کرتے ہیں۔

كان يلبس صلى الله عليه وسلم القلانس تحت العمائم وبغير العمائم ويلبس العمائم بغير القلانس	آپ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی استعمال فرماتے اور کبھی ٹوپی بغیر عمامہ کے اور کبھی عمامہ بغیر ٹوپی کے استعمال فرماتے

(الجامع الصغیر ۲۔ ۳۲۷)

ان احادیث سے تو یہ ثابت ہو گیا کہ ٹوپی کے ساتھ بھی نماز ادا کرنا اسی طرح

سنت ہے جس طرح پگڑی کے ساتھ سنت ہے ہاں چونکہ عمامہ حضور ﷺ نے استعمال فرمایا اس لئے اس کی فضیلت میں کسی کو اختلاف نہیں لیکن اس کو لازم قرار دینا یا اس کے بغیر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے کراہت محسوس کرنا ہرگز جائز نہیں۔

صفہ اکیڈمی

مرکزی دفتر

مدینہ مارکیٹ دوبٹی چوک صدر لاہور کینٹ فون۔ 6664563

تعارف

ہمارے معاشرے میں دعوتِ دین کا کام کئی وجوہ کی بنا پر غیر مؤثر ہو کر رہ گیا ہے۔

اوّلاً : اس کارِ نبوت کو ہم نے فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ ہمارے مصنفین اور محققین کا سارا زورِ قلم صرف چند فروعی مسائل پر صرف ہو رہا ہے جبکہ دین کی وسیع تر تعلیمات کی ترویج و اشاعت قریب قریب محل نظر ہے۔

ثانیاً : سیاسی مصلحتوں اور جانبداریوں نے بھی دعوتِ دین کی رُوح کو متاثر کیا ہے۔ بعض حلقوں کی طرف سے الہامی ہدایت کی خالص اور نکھری ہوئی توضیح و تشریح کی بجائے من مانی تعبیرات سے دین کی رُوح کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

ثالثاً : دین کو ایک ایسے نظامِ حیات کے طور پر پیش نہیں کیا جا رہا جو انسان کو اس کی نجی زندگی سے لے کر قومی اور بین الاقوامی زندگی کے ہمہ نوع مسائل کا حتمی اور قطعی حل فراہم کرتا ہے بلکہ دعوتِ دین کو صرف چند فقہی اور اعتقادی مسائل کی تفہیم تک محدود کر دیا گیا ہے۔

رابعاً : دعوتِ دین کے نام پر شائع ہونے والا لٹریچر اکثر یا تو خالص علمی نوعیت کا ہے یا مناظرانہ متکلمانہ انداز کا۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسا لٹریچر اپنے اندر وہ جاذبیت نہیں رکھتا جو دلوں کو مسخر اور اذہان کو مسحور کر سکے اور عامۃ المسلمین کی عملی تربیت کے لئے ٹھوس بنیاد بن کر ان کے عقائد و اعمال

کی اصلاح کے عمل کے لئے مہمیز کا کام دے سکے۔

خامساً: مروجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو بھی اُجاگر نہیں کیا جا سکا لہذا اصلاح احوال کے لئے نہ تو فکری بُنیادیں فراہم ہو سکیں اور نہ ہی عملی اقدام تجویز کئے جا سکے۔

اِن حالات میں کتاب و سنّت کی بنیاد پر خالص دینی تعلیمات کی ترویج و اشاعت محض ایک حسرت بن کر رہ گئی ہے۔ کئی افرادِ اُمّتِ مسلمہ دین فہمی کی سچّی تڑپ اور لگن رکھنے کے باوجود دین کو سمجھنے سے معذور ہیں بلکہ انہیں فلسفیانہ موشگافیوں، متکلمانہ مباحث اور مناظرانہ کشاکش میں اس قدر اُلجھا دیا گیا ہے کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبُور ہو گئے ہیں کہ اسلام بس دل سے مان لینے کی چیز ہے عقل سے جاننے کی چیز نہیں۔ انہی میں سے بعض اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی طرح اسلام کو بھی اپنا نجی معاملہ قرار دے کر رفتہ رفتہ مذہب سے عملاً کنارا کش ہوتے جا رہے ہیں بلکہ بعض تو اپنی اس کج روی پر اِتراتے ہیں اور اسلام کا مذاق بھی اڑا دیتے ہیں (العیاذ باللہ)

ان حالات میں ہم نے چند مخلصین کے تعاون سے اس اُمید پر صُفّہ اکیڈمی کی بُنیاد رکھی ہے کہ اس کے ذریعے دعوتِ دین کے کام کو از سرِ نو منظم، مؤثر اور نتیجہ خیز بنایا جا سکے تاکہ افرادِ اُمّت مسلمہ کے ذوقِ دین فہمی کی تسکین ہو سکے اور ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح کا سامان ہو سکے نتیجتاً ان میں دین پر عمل پیرا ہونے کی تحریک پیدا ہو سکے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمیں معاصر اشاعتی اداروں کی انتھک جدوجہد اور ماضی میں دعوتِ دین کے لئے کی جانے والی گرانقدر خدمات کا کھلا اعتراف ہے بلکہ ہماری ادنیٰ کاوشیں انہی کا تسلسل ہیں۔ ہمیں اپنی

کم مائیگی کا بھی پورا پورا احساس ہے اس لیئے نہ تو ہم بلند و بانگ دعوؤں کے متحمل ہیں اور نہ اپنے بارے میں کسی زعم میں مبتلا ہیں۔ ہم نے اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کے حبیب حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہات کے تصدق سے محض احساس ذمّہ سے سرشار ہو کر اپنی جدوجہد کا آغاز کیا ہے۔

اغراض و مقاصد

- دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان کے لیے کسی بھی اعتبار سے مفید اور ممد لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- عامۃُ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افروز لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعوتی و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃُ المسلمین کی عملی تربیّت کے لیئے خالص دعوتی نوعیّت کے لٹریچر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔
- مروّجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اُجاگر کرنا اور اصلاحِ احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔
- کتاب و سُنّت پر مبنی ان خالص تعلیماتِ تصوّف کی اشاعت و ترویج جو اَب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہیں۔
- مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاگ جائزہ لینا اور ان کی کاوشوں کو باہم مربُوط کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔
- اَئمہ، واعظین اور خطباء کی تربیّت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی

اور عملی اقدام کرنا۔

- عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشین اور پُر حکمت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کورسز کا اجراء کرنا۔

منصوبہ جات ان شاء اللہ

- افادۂ عام کے لیے آسان فہم، پُر مغز اور دلنشین لٹریچر کی اشاعت اور اس کی تقسیم۔

(نوٹ) اکیڈمی ہذا کے زیر اہتمام مختلف اہم موضوعات پر اب تک متعدد کتابچے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور اکیڈمی کے مخلص اراکین کی وساطت سے ملک اور بیرون ملک ہزاروں افراد میں مفت تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صرف جاری و ساری ہے بلکہ روز افزوں ہے۔

- مساجد، تعلیمی مراکز اور دیگر پبلک مقامات پر صفہ اکیڈمی کے زیر اہتمام شائع کردہ کتب اور آڈیو ویڈیو کیسٹس لائبریریوں کا قیام۔
- افادۂ عام کے لیے اہم دینی موضوعات پر مسلّمہ داعیان دین کے لیکچرز، تقاریر اور سوالات و جوابات پر مشتمل آڈیو ویڈیو کیسٹس کی تیاری اور نہ نفع، نہ نقصان کی بنیاد پر فروخت۔
- دین فہمی اور روحانی و اخلاقی تربیت کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر علمی اور روحانی مجالس کا انعقاد۔
- اندرون اور بیرون ملک متلاشیانِ علمِ دین کے لیے خصوصی خط و کتابت کورسز کا اجراء جس کے تحت انہیں صرف ڈاک کے اخراجات ادا کرنے

پر کورسز مہیا کئے جائیں گے۔ اختتام پر کامیاب شرکا، کو اسناد جاری کی جائیں گی۔

- ائمہ، واعظین اور خطباء کی تربیت کے لیے مختصر دورانیے پر مشتمل ریفریشر کورسز کا انعقاد جن کے ذریعے انہیں قومی اور بین الاقوامی سطح کے نامور علماء کرام کے مواعظ سے استفادہ کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

آپ بھی اِس عظیم مشن کے معاون بن سکتے ہیں

جو حضرات اس عظیم مشن میں ہمارے دست و بازو بننا چاہیں وہ اکیڈمی ھٰذا کی رکنیت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر عاقل و بالغ مُسلمان اکیڈمی کا مقررہ زرِ رُکنیت ادا کر کے اکیڈمی کا رُکن بن سکتا ہے۔ رُکنیت فارم اکیڈمی ھٰذا کے مرکزی دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطیات بھیجنے کے لیے

صُفّہ اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر 6-1284 الائیڈ بنک برانچ صدر بازار لاہور کینٹ

رابطہ برائے خط و کتابت

صُفّہ اکیڈمی مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون 6664563

دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان کیلئے کسی بھی اعتبار سے مُفید اور ممد لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

عامۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افروز لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعوتی و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیّت کے لیے خالص دعوتی نوعیّت کے لٹریچر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔

مروّجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اُجاگر کرنا اور اصلاحِ احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔

کتاب و سُنّت پر مبنی ان خالص تعلیمات تصوّف کی اشاعت و ترویج جو اب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔

مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاگ جائزہ لینا اور انکی کاوشوں کو باہم مربُوط کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔

آئمہ، واعظین اور خطباء کی تربیّت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا

عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشین اور پُر حکمت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کورسز کا اجراء کرنا۔

صُفّہ اکیڈمی

مدرسہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563

دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان کیلئے کسی بھی اعتبار سے مُفید اور ممد لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

عامۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افروز لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعوتی و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیت کے لیے خالص دعوتی نوعیّت کے لٹریچر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔

مروجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اِصلاح طلب پہلوؤں کو اُجاگر کرنا اور اصلاحِ احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔

کتاب و سُنّت پر مبنی ان خالص تعلیمات تصوّف کی اشاعت و ترویج جو اب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔

مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاگ جائزہ لینا اور انکی کاوشوں کو باہم مربُوط کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔

آئمہ، واعظین اور خطباء کی تربیّت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا

عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشین اور پُر حکمت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کورسز کا اجراء کرنا۔